غایتِ کمال بروجہ کمال ہیں، جس طرح کسی صفتِ کمال کا سلب اُس سے ممکن

اِنَّ الَّذِیْنَ نقص کا ثبوت بھی امکان نہیں رکھتا، اور صفت کا بروجہ کمال ہونا یہ معنی کہ

محاطۂ دائرہ سے خارج نہ ہو

الحمدللہ

سچے خدا کو جھوٹ کا عیب لگانیوالے تمام وہابیہ دیوبندیہ وغیر مقلدین سب سے بلکہ اگرچہ وہ اصلا

خبیثہ امکانِ کذب و وقوعِ دروغ خدا کا بے مثال ردّ و ابطال اُن کے شبہات واہیہ

باطلہ و اوہام عاطلہ کا دفع و ازہاق بروجہ کمال اُن پر اُن کی حماقتوں وقباحتوں کو اظہار

خباثتوں نجاستوں کو واضح و آشکار کرنیوالے چھ رسالے

مسمّٰے بنامِ تاریخی

سبحٰن السبوح

عن

عیب کذب مقبوح

۱۳۰۷

مزقِ تلبیس ادعائے تقدیس والہیبۃ الجباریہ علٰے جہالۃ الاخباریہ و پیکانِ جانگداز

بر مکذبانِ بے نیاز و دامانِ باغ سبحٰن السبوح والقمع المبین لآمال المکذبین

از افادات و افاضات

حضور پرنور اعلٰحضرت مجدد دین و ملت قدس سرہ العزیز و تالیفات تلامذہ حضور رحمۃ اللہ المنور

دار الاشاعت جامعہ گنج بخش دربار داتا صاحب لاہور

قیمت ڈھائی روپے

نامہذب اور قرآن عظیم کا مردود مکذّب ثانیًا۔ اقول ۔ اس ذی ہوش سے پوچھو انسان کو اپنے جھوٹ بولنے پر قدرت ہے ۔ یا معاذ اللہ اللہ عزوجل سے بلوانے پر ، پھر قدرت بڑھنا تو جب ہوتا کہ اللہ تعالیٰ آدمی سے جھوٹ بلوانے پر قابو نہ رکھتا اپنے کذب پر قادر نہ ہوتا ، تو انسان کو اُس عزیز جلیل کے کذب پر کب قدرت تھی کہ قدرت الٰہی سے اُس کی قدرت زائد ہو گئی ولکن من لم یجعل اللہ لہ نورا فمالہ من نور ثالثًا حضرت کو اسی یکروزی میں یہ تسلیم روزی کہ کذب عیب و منقصت ہے ، اور بے شک باری عزوجل میں عیب و نقصان آنا محال عقلی ، اور ہم اسی رسالہ کے مقدمے میں روشن کر چکے کہ محال پر قدرت ماننا اللہ عزوجل کو سخت عیب لگانا بلکہ اُسکی خدائی سے منکر ہو جانا ہے ، حضرات بتدعین کے معلم شفیق ابلیس خبیث علیہ اللعن نے یہ عجز د قدرت کا نیا شگوفہ ان دہلوی بہادر سے پہلے ان کے مقتدا ابن حزم فاسد العزم فاقد الجزم ظاہری المذہب ردی المشرب کو بھی سکھایا تھا کہ اپنے رب کا ادب و اجلال یکسر پس پشت ڈال کتاب الملل والنحل میں بک گیا کہ انہ تعالیٰ قادر ان یتخذ ولدا اذ لو لم یقدر لکان عجزًا یعنی اللہ تعالیٰ اپنے لئے بیٹا بنانے پر قادر ہے ۔ کہ قدرت نہ مانو تو عاجز ہوگا + تعالی اللہ عما یقول الظّٰلمون علوا کبیرا

لہ فائدہ عائدہ ضروری الملاحظہ ۔ ایہا المسلمون بظاہر قدرت بڑھنے کے یہ معنے کہ ایک شے پر اسے قدرت ہے اُسے نہیں ، وہ یہ کہ اسے جس شے پر قدرت ہے وہ تو اُس کی قدرت میں بھی داخل ، مگر ایک اور چیز اُس کی قدرت سے خارج جو ہر گز اُس کی قدرت میں بھی داخل نہ تھی اسے قدرت بڑھنا کوئی مجنون ہی سمجھے گا یہاں بھی دو چیزیں ہیں ایک کذب انسانی ، وہ قدرت انسانی میں مجازًا ہے اور قدرت ربانی میں حقیقۃً ، دوم کذب ربانی ، اس پر قدرت انسانی نہ قدرت ربانی ، تو انسان کی قدرت کس بات میں معاذ اللہ مولےٰ سبحانہ و تعالیٰ کی قدرت سے بڑھ گئی ہوا یہ کہ ملاجی نے بغایت سفاہت و غباوت کہ تمغائے عامۂ اہل بدعت ہے ، یوں خیال کیا کہ انسان کو اپنے کذب پر قدرت ہے اور بعینہٖ یہی لفظ جناب عزت میں بول کر دیکھا کہ اُسے بھی اپنے کذب پر قدرت چاہئے ورنہ جو چیز مقدور انسان تھی مقدور رحمٰن نہ ہوئی ، ختم الٰہی کا ثمرہ کہ دونوں جگہ اپنے اپنے کا لفظ دیکھ لیا اور فرق معنے اصلا نہ جانا ایک جگہ اپنے سے مراد انسان ہے ، دوسری جگہ ذاتِ رحمٰن جل و علا ، پھر جو شئے قدرت انسانی میں تھی قدرت ربانی سے کب خارج ہوئی کذٰلک یطبع اللہ علےٰ کل قلب متکبر جبار ۱۲ منہ رضی اللہ عنہ

لقد جئتم شیئا ادا ہ تکاد السمٰوٰت یتفطرن منہ وتنشق الارض وتخر الجبال ھدا ہ ان دعوا للرحمٰن ولدا ؛ وماینبغی للرحمٰن ان یتخذ ولدا ہ سیدی علامہ عبد الغنی نابلسی قدس سرہ القدسی مطالب وفیہ میں ابن حزم کا یہ قول نقل کر کے فرماتے ہیں فانظر اختلال ھذا المبتدع کیف غفل عما یلزم علی ھذہ المقالۃ الشنیعۃ من اللوازم التی لاتدخل تحت وھم و کیف فاتہ ان العجز انما یکون لوکان المقصود جاء من ناحیۃ القدرۃ اما اذا کان لعدم قبول المستحیل تعلق القدرۃ فلا یتوھم عاقل ان ھذا عجز یعنی اس بدعتی کی بدحواسی دیکھنا کیونکر غافل ہوا کہ اس قول شنیع پر کیا کیا قباحتیں لازم آتی ہیں جو کسی وہم میں نہ سمائیں اور کیونکر اس کے فہم سے گیا کہ عجز تو جب ہو کہ قصور قدرت کی طرف سے آئے اور جب وجہ یہ ہے کہ محال خود ہی تعلق قدرت کی قابلیت نہیں رکھتا تو اس سے کسی عاقل کو عجز کا وہم نہ گذریگا ۔ اسی میں فرمایا :-

وبالجملۃ فذٰلک التقدیر الفاسد یؤدی الی تخلیط عظیم لایبقی معہ شیٔ من الایمان ولا من المعقولات اصلا یعنی یہ تقدیر فاسد (کہ باری عز وجل محالات پر قادر ہے) وہ سخت درہمی و برہمی کا باعث ہو گی جس کے ساتھ نہ ایمان کا نام رہے نہ اصلا احکام عقل کا نشان + اسی میں فرمایا وقع ھٰھنا لابن حزم ھذیان بین البطلان لیس لہ قدوۃ ورئیس الا شیخ الضلالۃ ابلیس یعنی مسئلۂ قدرت میں ابن حزم سے وہ بہکی بہکی بات کھلی باطل واقع ہوئی جس میں اس کا کوئی پیشوا نہ رئیس مگر سرواد گمراہی ابلیس + کنز الفوائد میں ہے القدرۃ والارادۃ صفتان مؤثرتان والمستحیل لا یمکن ان یتأثر بھما اذ یلزم ح ان یجوز تعلقھما باعدام انفسھما واعدام الذات العالیۃ واثبات الالوھیۃ لما لا یقبلھا من الحوادث و سلبھا عن مستحقھا جل وعلا فای قصور وفساد ونقص اعظم من ھذا وھذا التقدیر یؤدی الی تخلیط عظیم وتخریب جسیم لایبقی معہ عقل ولا نقل ولا ایمان ولا کفر و لعماءۃ بعض الاشقیاء من المبتدعۃ عن ھذا صرح بنقیضہ فانظر عماء ھذا المبتدع کیف عمی عما یلزم علی ھذا القول الشنیع من اللوازم التی لا یتطرق الیھا الوھم یعنی قدرت وارادہ دونوں صفتیں مؤثرہ ہیں، اور محال کا ان سے متاثر ہونا ممکن نہیں ، ورنہ لازم آئے کہ قدرت وارادہ اپنے نفس کے عدم اور خود اللہ تعالٰے کے عدم اور مخلوق کو خدا کر دینے اور خالق سے جدائی

چھین لینے ان سب باتوں سے متعلق ہو سکے، اس سے بڑھ کر کونسا قصور و فساد و نقصان ہوگا اس تقدیر پر وہ سخت درہمی اور عظیم خرابی لازم آئے گی، جس کے ساتھ نہ عقل رہے نہ نقل، نہ ایمان نہ کفر، اور بعض اشقیائے بدمذہب کو جو یہ امر نہ سوجھا، تو صاف لکھ گیا کہ ایسی بات پر بھی خدا قادر ہے، اب اس بدعتی کا اندھاپن دیکھو، کیونکر اسے نہ سوجھیں وہ شناعتیں جو اس بُرے قول پر لازم آئیں گی جن کی طرف وہم کو بھی راستہ نہیں، مسلمان انصاف کرے کہ یہ تشنیعیں جو علما نے اُس بدمذہب ابن حزم پر کیں، اس بدمشرب عدیم الحزم سے کتنی بیچ رہیں کذٰلک قال الذین من قبلھم مثل قولھم تشابھت قلوبھم ط واللہ لایھدی کید الخائنین ۰ رابعًا اقول العزۃ للہ، اگر دہلوی ملّا کی یہ دلیل سچی ہو، تو دو خدا، دس خدا، ہزار خدا، بے شمار خدا ممکن ہو جائیں، وجہ سُنیئے، جب یہ قرار پایا، کہ آدمی جو کچھ کر سکے، خدا بھی اپنی ذات پاک کے لئے کر سکتا ہے، اور معلوم کہ نکاح کرنا، عورت سے ہم بستر ہونا، اُس کے رحم میں نطفہ پہنچانا قدرت انسانی میں ہے، تو دا جب کہ ملّاجی کا موہوم خدا بھی یہ باتیں کر سکے، ورنہ آدمی کی قدرت جو اُس سے بڑھ جائے گی، اور جب اتنا ہو چکا، تو وہ آفتیں جن کے سبب اہل اسلام نخاذ ولد کو محال جانتے تھے، امام وہابیہ نے قطعاً جائز مان لیں، آگے نطفہ ٹھہرنے، اور بچہ ہونے میں کیا زہر گھل گیا ہے، وہ کونسی ذلت و خواری باقی رہی ہے، جس کے باعث انہیں انتے جھجکنا ہوگا، بلکہ یہاں آکر خدا کا عاجز رہ جانا تو سخت تعجب ہے، کہ یہ تو خاص اپنے ہاتھ کے کام ہیں، جب دنیا بھر میں بزعم ملّاجی[1] سب کے لئے اُس کی قدرت سے واقع ہوتے ہیں، تو کیا اپنی زوجہ کے بارے میں تھک جائے گا، آخر بچہ نہ ہونا یوں ہوتا ہے، کہ نطفہ استقرار نہ کرے، اور خدا استقرار پر قادر ہے، یا یوں کہ منی ناقابل عقد و انعقاد یا مزاج رحم میں کوئی فساد خلل آسیب مانع اولاد توجب[2] خدائی ہے، کیا ان موانع کا ازالہ نہ کر سکے گا بہرحال جب امور یہ

---

[1] یعنی اہل حق کے نزدیک ان کاموں اور تمام کائنات کا وقوع اُس سچے خدا کی قدرت سے ہے جو کذب و فحش و زن و ولد و ہر عیب و نقصت سے پاک ہے اس خدائے موہوم کی قدرت سے ہونا بزعم ملّاجی ہے ۱۲ س رحمہ اللہ [2] یعنی جب وہ امور ممکنہ واقع ہو لیے فرض کیجئے کہ خدائے موہوم کی زن کتیم کے عضو مختوم مرادِ معلوم کی رسائی ہولی پھر اگر فساد مزاج منی یا رحم یا فعل آسیب مانع آئے کیا اپنی یا زوجہ کی اصلاح نہ کر سکے گا یا دہلی کے حکیموں سے علاج کرائیگا یا قول الجمیل کا گنڈا نہ ملے گا یا کسی گنگوہی پیر کا منتر نہ چلیگا بہرحال بن ہوئے ہرگز نہ ٹلے گا ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم ۱۲ س رحمہ اللہ

سابقہ ممکن ٹھہرے، تو بچہ ہونا قطعاً ممکن، اور خدا کا بچہ خدا ہی ہوگا، قال اللہ تعالیٰ قل ان کان للرحمٰن ولد فانا اول العٰبدین ٥ تو فرما کہ رحمٰن کے لئے کوئی بچہ ہے تو میں سب سے پہلے پوجنے والا ہوں + تو قطعاً دو خدا کا امکان ہوا، اگرچہ منافی غیرت ہو کر امتناع بالغیر ٹھہرے، اور جب ایک ممکن تو کروڑ لیں ممکن کہ قدرت خدا کی انتہا نہیں ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم **خامساً** ملّائے دہلی کا خدائے موہوم کہاں کہاں آدمی کی حرص کریگا، آدمی کھانا کھاتا ہے، پانی پیتا ہے، پاخانہ پھرتا ہے اور پیشاب کرتا ہے، آدمی قادر ہے، کہ جس چیز کو دیکھنا نہ چاہے آنکھیں بند کرلے، سننا نہ چاہے کانوں میں انگلیاں دے لے، آدمی قادر ہے، کہ اپنے آپ کو دریا میں ڈبو دے، آگ سے جلا لے، خاک پر لیٹے، کانٹوں پر لیٹے، رافضی ہو جائے، وہابی بن جائے، مگر ملّائے ملوم کا مولائے موہوم یہ سب باتیں اپنے لئے کر سکتا ہوگا، ورنہ عاجز ٹھہرے گا، اور کمال قدرت میں آدمی سے گھٹ رہے گا،

اقول غرض خدائی سے ہر طرح ہاتھ دھو بیٹھنا ہے، نہ کر سکا، تو حضرت کے زعم میں عاجز ہوا، اور عاجز خدا نہیں کر سکا تو ناقص ہوا، ناقص خدا نہیں، محتاج ہوا، محتاج خدا نہیں، ملوث ہوا، ملوث خدا نہیں، تو شمس و امس کی طرح اظہر و ازہر کہ دہلوی بہادر یہ قول ابتر حقیقۃً انکار خدا کی طرف منجر ما قدروا اللہ حق قدرہ۔ والعیاذ باللہ من اضلال الشیٰطین مگر سبحٰن ربنا ہمارا سچا خدا

---

[۱] حملہ السدی علی الظاہر وعلیہ عول فی تکملۃ المفاتیح والبیضاوی والمدارک وارشاد العقل و غیرہا ولاشک انہ صحیح صاف لاغبار علیہ فای حاجۃ الی ارتکاب تاویلات بعیدۃ ۱۲ منہ [۲] کیا خوب جب امکان ٹھہرا تو کیا ایک ہی بچہ ہو کر رہ جائیگا خدا مفتری کی زوجۂ دلربا ایک مرغی سے بھی گئی گذری جو مہینے میں بیس بیس انڈے دیتی ہے یہ دن میں لاکھ لاکھ انڈے دیگی اور خداؤں کی پود بڑھ کر بندوں کے بسنے کو جگہ نہ رکھے گی ۱۲ س رحمہ اللہ +

[۳] ایک رافضی قادر ہے کہ کسی نجدیہ سے تین دن کے لئے ستائیس بوسوں اور نو بلہ جماع پر متعہ کرے، ایک وہابی قادر ہے کہ اپنی پناہ کو کمشنر دہلی سے چھٹی لے جب حج کو جاتے اہل حرمین سے ڈرے ایک نجدی قادر ہے کہ گٹھل چاقو سے اپنی ناک اڑا لے یا گلا گھونٹ کر اپنا دم نکالے، ایک انبہٹی قادر ہے کہ کسی گنگوہی یا جنگلی کوہی معلم سے سبق پڑھے یا دیوبندی مدرسہ میں امتحان دے کر دستار فضیلت سر پہ لپیٹے، مگر دہلوی ملوم کا خدائے موہوم ان سب باتوں پہ قادر ہوگا ولاحول و لاقوۃ الا باللہ العلی العظیم ۱۲ س رحمہ اللہ تعالیٰ

سب عیبوں سے پاک اور قدرت علے المحال کی تہمت سراپا ضلال سے کمال منزہ عالم اور عالم کے اعیان اعراض ذوات صفات اعمال اقوال خیر شر صدق کذب حسن قبیح سب اُسی کی قدرت کاملہ وارادۂ ازلیہ سے ہوتے ہیں، نہ کوئی ممکن اُس کی قدرت سے باہر، نہ کسی کی قدرت اُس کی قدرت کے ہمسر، نہ اپنے لئے کسی عیب ومنقصت پر قادر ہونا، اُس کی شان قدوسی کے لائق اور درخور تعالی اللہ عما یقول الظالمون علواً کبیراً ہ وسبحٰن اللہ بکرۃ واصیلا : والحمد للہ حمداً کثیرا

ثم **اقول** ذہن فقیر میں ان پانچ کے علاوہ ہذیان مذکور پر اور ابحاث دقیقہ کلامیہ ہیں، جن کے ذکر کے لئے مخاطب قابل فہم دقائق درکار نہ وہ حضرت جن میں اجلہ واکابر کا مبلغ علم سیدھی سیدھی نفس عبارت مشکوۃ وغیرہ سن سناکر اجازت وسند کی داد وستد تا بہ اذلہ و اصاغر چہ رسد امرنا ان نکلم الناس علے قدر عقولہ . واللہ الہادی وولی الایادی ؂

ہذیان دوم مولائے نجدیہ

عدم کذب را از کمالات حضرت حق سبحانہ می شمارند واو راجل شانہ بآں مدح مے کنند بخلاف اخرس وجماد کہ ایشاں را کسے بعدم کذب مدح نمی کند وپر ظاہر ست کہ صفتِ کمال ہمیں است کہ شخصے قدرت بر تکلم بکلام کاذب مے دارد وبنا بر رعایت مصلحت ومقتضی حکمت بتنزہ از شوب کذب تکلم بکلام کاذب نمی نماید ہماں شخص ممدوح مے گردد بسلب عیب کذب واتصاف بکمال صدق بخلاف کسے کہ لسان او ماؤف شدہ باشد وتکلم بکلام کاذب نمی تواند کرد یا قوت متفکرۂ او فاسد شدہ باشد کہ عقد قضیۂ غیر مطابق للواقع نمی تواند کرد یا شخصیکہ ہرگاہ کلام صادق مے گوید کلام مذکور از وصادر میگردد وہرگاہ کہ ارادۂ تکلم بکلام کاذب مے نماید آواز او بند می گردد یا زبان او ماؤف می شود . یا کسے دیگر دہن او را بند می نماید یا حلقوم او راخفہ می کند یا کسے کہ چند قضایا صادقہ را یاد گرفتہ است واصلا بر ترکیب قضایائے دیگر قدرت نمی دارد وبناءً علیہ کلام کاذب از وصادر نمی گردد ایں اشخاص مذکورین نزد عقلا قابل مدح مے نیستند بالجملہ عدم تکلم بکلام کاذب ترفعاً عن عیب الکذب تنزہاً عن التلوث بہ از صفات مدح ست وبنابر عجز از تکلم بکلام کاذب ہیچ گونہ از صفات مدائح نیست یا مدح آں بسیار ادون ست از مدح اول انتہی بلفظہ الرکیک المختل اس تلمیع باطل وتطویل لاطائل

کو صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نعلین کے وصحب عرب وکرم عجم ہے تو مجموعۂ شرم وندامت و نہ
مشتہ عزیز وعقل وتمیز ودین ودیانت وصدق وضیانت سب سے جی بھر کر تھی و وجی رنجیدہ
وخوب ہی ہی۔ اگر نہ خوف ضلالت بے دیانی ہوتا۔ تو نیسوں سے کم نہ شے ... جو
میری ورد زنفسی پر غصہ نہ کیجئے۔ جو کچھ کہا ہے۔ ایک ایک حرف کا ثبوت دے دیجئے ... کس
ہاں وہ جلد ثانی سبحن السبوح میں رو لاثانی تقدیس منبوح ہے جس کے بحمد اللہ حیت رہو
جلد کامیں آپ صاحبوں کو مژدہ رسا ہوں یہ میں یکم ان حضرات ہو ان کے اکابر کے بس قرآنی
سے ثبوت دیا ہے کہ اب تک کلام عام رہا ہے۔ تخصیص حدوث لفظی وحدوث دہ وقتہ پڑے پر قول
مردہ کی واشت دوم بدلائل ساطعہ ثابت کیا ہے کہ اب بھی حضرت کا وہی مدعا ہے سوم بحجت شدید
اثبات واظہار کہ امتناع بالغیر بھی نہیں مانتے ان کے مذہب پر لفظی ونفسی دونوں کا میں کذب
باری۔ نہ صرف ممکن ذاتی بلکہ وقوعی بلکہ واقع بلکہ لازم بلکہ واجب قطعی ہے حتی تحقیق ہو
کاذب چہارم واضح کیا ہے کہ ان کے مذہب پر کذب لفظی کا وقوع۔ وقوع کذب نفسی کو مستلزم
ہونا ممنوع۔ دعوے استلزام بمغالطۂ عوام۔ نری عیاری۔ ثبوت سے عاری پنجم نہیں سے کے

(بقیہ ص۱۰۲) میں فرماتے ہیں کہ تقریظ مولوی عبداللہ صاحب نے کیوں چھاپی جس میں رشید تمھاری وتسویہ ضعیف لکھا تھا
ان دو لفظوں پر کہ قطعاً حق تھے جامے سے باہر ہو کر فرمایا اُس کے جواب میں اس طرف سے جو کچھ لکھا جانا چاہئے تھا ترحم مقتدر
لکھا کر صبر کیا، لہذا ہی یہ حالت کہ معاذ اللہ اس سے سخت تر باتیں خود حضور پر نور سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان
ارفع واعلیٰ میں لکھیں، جلد دوم بعونہ تعالیٰ چھپنے دیجئے انشاء اللہ العزیز عنقریب اس رشد ربانی کی نعمی کھل جاتی ہے بیان
کی کیجئے تو ہم کو یہ کہنا زیبا تھا کہ جس فرقۂ بے باک طائفۂ ناپاک نے ہمارے نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گالیاں دیں ہم
اُس کی نسبت جو لکھتے بجا تھا، مگر ہم نے صبر جمیل کیا، صرف بعض کلمات لطف خیز، ظرافت آمیز سے کام لیا، حضرت
اگر انصاف فرمائیں، اپنے گریبان میں مونھ ڈال کر شرمائیں، ہمارے کلمات پر غصہ نہ لائیں کہ محض لطیفے و ظریفے ہیں
نہ معاذ اللہ تمہاری طرح دشنام سخیف، پھر العزۃ للہ فرق مراتب تو دیکھئے کہاں ان کے گھر کا کوئی رشید و خلیل کہاں
ملک جبار کا رسول جلیل، پھر رسول بھی کون رسولوں کی جان نبیوں کا ایمان صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و بارک و مجد و شرف
وکرم۔ نسأل اللہ العفو والعافیۃ آمین ۱۲ منہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

عہ باقی مصدری ۱۲

میں ہے، یہاں یہ حرف مختصر بس ہے کہ علمائے اسلام ائمۂ اعلام کی دلیل میں دو مقدمے تھے۔ صغریٰ یہ کہ کذب عیب ہے، اور کبریٰ یہ کہ اللہ تعالیٰ پر عیب محال، صغریٰ تو اُسے مسلم ہے کہ خود بھی کذب کو لوث وعیب وآلودگی کہہ رہا ہے، لاجرم کبریٰ اسے مسلم نہیں اور خدا کا عیبی ہونا ممکن مانتا ہے، ایسے ممکنات وہابیت ملعونہ کے دین میں ہوں گے، مسلمانوں کے دین میں اُن کا رب سبوح وقدوس بالذات ہر عیب وآلائش سے وجوباً پاک ومنزہ ہے اور کسی عیب سے اُس کا تلوث قطعاً یقیناً محال بالذات (۲) تفسیر کبیر امام فخر الدین رازی کے مطالعہ سے ظاہر ہے، کہ یہ دلیل ذلیل امام وہابیہ غلام معتزلہ کی اپنی ایجاد نہیں بلکہ اپنے انہیں آقاؤں معتزلیوں سے سیکھ کر لکھی ہے، اُن خبثاء نے لکھا تھا انہ تعالیٰ قادر علی الظلم لانہ تمدح بترکہ ومن تمدح بترک قبیح لم یصح منہ ذالک التمدح الا اذا کان قادرا علیہ الا تریٰ ان الزمن لا یصح منہ ان یتمدح بانہ لا یذھب فی اللیالی الی السرقۃ یعنی خدا ظالم ہوسکتا ہے کہ ظلم نہ کرنے سے اُس نے اپنی مدح فرمائی، اور کسی بُری بات کے ترک میں تعریف جبھی ہے کہ اُس پر قدرت بھی ہو لنجھے کی کوئی تعریف نہ کرے گا، کہ وہ راتوں کو چوری کے لئے نہیں جاتا، دیکھو بعینہٖ وہی تقریر خبیث ہے، فرق اتنا ہے کہ انہوں نے اُس سبوح وقدوس کو بالامکان ظالم بنایا، انہوں نے کاذب، انہوں نے بہ تقدیر تنزیہ حقیقی اپنے رب کو لنجھے سے تشبیہ دی، انہوں نے گونگے اور پتھر سے، اس جہالت فاحشہ پر دو نقض تفسیر کبیر میں ذکر فرماتے، اُن خبیثوں کا وہ کلام نقل کرکے فرماتے ہیں والجواب انہ تعالیٰ تمدح بانہ لا تاخذہ سنۃ ولا نوم ولم یلزم ان یصح ذالک علیہ وتمدح بانہ لا تدرکہ الابصار ولم یدل ذالک عند المعتزلۃ علیٰ انہ یصح ان تدرکہ الابصار یعنی معتزلہ کی اُس دلیل علیل سے جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نہ اونگھنے اور نہ سونے سے بھی اپنی مدح فرمائی ہے۔ اور اس سے لازم نہ آیا کہ اُس کا اونگھنا سونا ممکن ہو۔ اور اپنی مدح فرمائی، کہ نگاہیں اُسے نہیں پاتیں۔ اس سے اے معتزلیو! تمہارے نزدیک اس کی رویت کا امکان نہ ثابت ہوا، اور سبحٰن السبوح والکوکبۃ الشہابیہ وغیرہما تصانیف مجدد دین وملت میں اور بہت نقض ارشاد ہوئے، کہ کھانا کھانا، بھیک مانگنا، ڈرنا، تھکنا، غفلت کرنا

کسی کو اپنے حکم میں شریک کرنا، ابلیس و شیاطین کو اپنا مددگار بنانا، واقعات عالم سے غائب ہونا، جورو بیٹا وغیرہ وغیرہ ان سب باتوں کی نفی سے قرآن عظیم نے رب عزوجل کی مدح فرمائی، تو وہابیہ و معتزلہ کے طور پر یہ سب بھی خدا کے لئے ممکن ہوں گے، انتہا یہ کہ نہ مرنے سے اپنی مدح کی فرماتا ہے وتوکل علی الحی الذی لا یموت بھروسا کر اُس زندہ پر کہ کبھی نہ مرے گا، تو چاہیئے کہ اُسے اپنی موت پر بھی قدرت ہو، وہابیو! یہ ہیں تمہارے ممکنات جن کو اہل سنت اپنے رب کی تسبیح کرتے ہوئے خارج قدرت مانتے ہیں. والحمدللہ

(۳) اسی یکروزی کی اسی بحث میں امام الوہابیہ نے ایک اور ملعون کلیہ گڑھا، کہ جو کچھ انسان اپنے لئے کرسکتا ہے خدا بھی اپنی ذات کے واسطے کرسکے گا، ورنہ قدرت انسانی سے گھٹ رہے گا، اس خبیث کلیہ نے تو وہ بس بویا جس کے کفریات کا شمار دشوار سبحٰن السبوح وکوکبۂ شہابیہ میں اس پر بہت کفر لازم فرمائے، اور ہمارے اکرم دوست مولٰنا ظہیر حسن صاحب قادری رضوی نے چابک لیث میں اُن کا شمار تقریباً ساٹھ تک پہنچایا، اور حقیقۃً ساٹھ ہزار پر بھی بند نہیں، مثلاً کھانا پینا، پاخانہ پھرنا، پیشاب کرنا، ڈوبنا، جلنا، وہابی، رافضی، یہودی بننا، بت پوجنا، زنا کرنا، گلا گھونٹ کر اپنا دم نکالنا وغیرہ وغیرہ سب باتیں انسان اپنے لئے کرسکتا ہے، تو چاہیئے کہ وہابیہ کا خدا بھی اپنے لئے کرسکتا ہو، اب کونسی گندگی، نجاست، خباثت، ذلت باقی رہ گئی، جو اُن کے خدا میں نہ آسکے، وہابیو! یہ ہیں تمہارے ممکنات جن کو اہل اسلام اپنے مولٰے کی تسبیح کرتے ہوئے بیرون قدرت مانتے ہیں، وللہ الحمد. اس مغالطۂ ملعونہ کا اعلٰے رد "دامان باغ سبحٰن السبوح" میں ارشاد ہوا کہ چابک لیث میں چھپا (۴) مسلمانو! وہابیہ کا امام اور اُس کے اذناب لیام جن کو صراحۃً اُس کلیۂ ملعونہ پر اصرار تام حقیقۃً خدا کے نرے منکر، کھلے زندیق دہریے ہیں، وجہ سُنیئے، اگر اُن کا معبود جلنے، ڈوبنے، گلا گھونٹ کر مر جانے پر قادر نہ ہوا، تو اُن کے نزدیک عاجز ہوا، اور عاجز خدا نہیں، اور قادر ہوا، تو اُس کی فنا ممکن ہوئی، اور جو فنا ہو سکے، ہرگز خدا نہیں، بہرحال الوہیت سے ہاتھ دھو بیٹھنا لازم، دہریو! پھر کس منہ سے صفات الٰہیہ میں بحث کرتے ہو، تمہارے دھرم میں الٰہ ہی کوئی نہیں، صفات کس کی ہوں گی

ف — وہابیہ اور ان کا امام حقیقۃً دہریے ہیں

تف تف تف (۵) بھلا یہ تو ہندی وہابیت کے جد اعلےٰ تھے، در بھنگی صاحب کے خاص تعلیمی باپ مولوی محمود الحسن صاحب دیوبندی اور اُن کے اتراب واذناب نے صاف نام لے لے کر اپنے معبود کا جاہل رہنا، ظالم ہونا، چوری کرنا، شراب پینا ممکن ٹھہرادیا، پرچہ نظام الملک ۲۵. اگست ۱۸۸۹ء میں بے دھڑک چھاپ دیا کہ "چوری

شراب خوری، جہل، ظلم سے معارضہ کم فہمی یہ کلیہ ہے کہ جو مقدور العبد ہے مقدور اللہ ہے" وہابیو! یہ ہیں تمہارے ممکنات، جن سے اہل حق بحمد اللہ تعالےٰ پاک و بری ہیں (۶) در بھنگی جی! ذرا اپنے تعلیمی ابا جان سے پینے کی تعریف تو کرائیے، کسی شے رقیق کا حلق کی راہ سے جوف میں داخل کرنا ہی ہے یا کچھ اور ظاہر ہے کہ جوف میں نہ گئی مثلاً تم پانی یا شراب مونھ میں لے کر کلی کر دو، تو پینا نہ کہیں گے، اور جوف میں گئی مگر حلق کی راہ سے نہیں، مثلاً حقنہ کراؤ جب بھی پینا نہ ہوگا، تو ضرور ہے کہ تمہارے معبود کے حلق و جوف ہوں گے جب تو شراب پی سکے گا، اور جس کے نہیں جوف ہو صمد نہیں، اور جو صمد نہیں خدا نہیں، تو تمہارے ابا جان یقیناً خدا کے منکر ہیں، کافر کہنے سے گھبراتے ہو نہ سہی اس کا اقرار نہ کرو، اتنا کہدو کہ ضرور تمہارے وہ باپ چچا سب کے سب منکر اِن خدا ہیں، اس کہنے سے تم تو کیا ہو تمہارا شرابی خدا بھی اگر لاکھوں من برانڈی پی پی کر زور لگائے، تمہیں مفر نہیں ہو سکتی، ورنہ بتاؤ کہ جوف دار شراب خور خدا کیسا ہوتا ہے الالعنۃ اللہ علے الظالمین ٥ (۷) ہم تمہاری مان لیں کہ پینے کی کوئی ایسی تعریف اپنے جی سے گڑھ سکو جسے حلق و جوف لازم نہ ہو، مگر تمہارے امام اور تمہارے باپ کا وہ کلیہ کسی طرح تمہاری چلنے نہ دے گا، ضرور تمہاری کانچ کی کلیہ سجیل کے پتھر سے پھوڑ کر رہے گا، پینا نہ کہیئے یوں کہیئے کہ انسان قادر ہے کہ اپنے حلق سے اپنے جوف میں کوئی چیز داخل کرلے، تمہارا وہی معبود بھی اپنے حلق سے اپنے جوف میں کوئی چیز داخل کرسکتا ہے، یا نہیں، اگر نہیں تو انسان کی قدرت سے گھٹ رہا، عاجز ہوا، اور عاجز خدا نہیں، اور اگر ہاں تو وہی جوف دار کھکل ہوا، اور کھکل خدا نہیں، خدا کے منکرو! تم مسلمانوں سے کس برتے پر الجھتے ہو، اللہ اکبر واحد قہار کا جھوٹ ممکن بنانے کے لئے کونسی بلا ہے، کہ خبیثوں نے اپنے ساختہ خدا کے سر نہ ڈالی (۸) جی ہاں نری شراب خوری نہیں، آپ کا وہی معبود چوری بھی کرسکتا

ہے اور واقعی شرابی نشہ باز کو بدمعاش ہونا لازم، مگر اپنے تعلیمی باپ سے پوچھیئے، تو کہ پرائی مِلک
چرائے گا، یا اپنی ؟ کوئی احمق سا احمق اپنی مِلک لے لینے کو چوری نہیں کہہ سکتا۔ تو ضرور ہے
کہ کچھ اشیاء تمہارے ساختہ خدا کی مِلک سے خارج دوسروں کی مملوک ہوں، اے سچے پکّے
مشرکو ! سچے مسلمانوں پر بعض ممکنات قدرتِ قدیرِ مطلق سے خارج ماننے کا جھوٹا الزام نہ دھرو۔
اپنے وہمی معبود کی مِلک سے خارج اشیاء اور اُس کے شرکائے مِلک کی فکر کرو (۹) لطف یہ کہ اُن
کے ساختہ خدا نے جب دیکھا کہ بعض نفیس چیزیں دوسروں کے خزانوں میں ہیں، اور اس کا اپنا
ناقص خزانہ اُن سے خالی ہے، شراب پینے والے موتھ میں پانی تو بھر آیا کہ کسی طرح ان کو بھی اپنے
خزانے میں لے لوں مگر کثرت میخواری سے دماغی کمزوری کہ نہ بیع یا ہبہ کسی جائز طریقے کی طرف
طبیعت گئی، نہ قہر وسطوت وجبروت کے ساتھ سلاطین دنیا کی طرح بالجبر چھین لینے کی طاقت
پائی، بلکہ بدمعاش بزدل نامردوں کی طرح چوری پر اوقات رہی۔ اور تو کیا کہوں بس تھوک ہے
کیسا بے حیا ساختہ خدا اور کیسے گندے بندے، دیکھو ہمارا سچا خدا واحد قہار سبوح قدوس ہر عیب
سے وجوباً پاک اُن عابد ومعبود سب پر اپنی لعنت اُتارے گا۔ خدا کے دشمنو ! اللہ عزوجل سے
بھاگ کر نہ تم جا سکتے ہو نہ تمہارا معبود مردود ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم (۱۰)
بھلا چوری، شراب خوری تو سب کچھ اوڑھی تمہارا وہمی معبود زنا بھی کر سکتا ہے یا نہیں ؟ اگر
نہیں تو وہ دیکھو تمہارے امام وپدر کے کلیہ میں سجیل کا بھاری پتھر لگا، تمہارا خدا انسان سے
قدرت میں گھٹ رہا، اور اگر ہاں تو ذرا اپنے تعلیمی باپ سے تعریف زنا کرایئے، زنائے
حقیقی کہ مقدور انسان ہے، آلۂ تناسل پر موقوف، اور اُس کے بغیر زنا کے شرعی لغوی عرفی،
کسی معنے کا تحقق یقیناً محال، کہ ایلاج ذکر اُس کا رکن ہے، اور ماہیت بے رکن قطعاً ناممکن
تو تمہارے معبود کو آلۂ تناسل سے مفر نہیں، کہیں مہادیو کو تو خدا نہیں مان بیٹھے (۱۱) مہادیو
کو مانو نہ مانو، مگر لنگ پوجا قطعاً تمہارے ایمان کا جز ہوئی، کہ لنگ تمہارے بھگوان کا جز
ٹھہرا (۱۲) آدمی تو عورت سے بھی ہے، اگر تمہارا ساختہ خدا عورت کی قدرت سے گھٹ رہا۔ تو
اور بھی گیا گزرا ہوا، عورت قادر ہے کہ زنا کرائے، تو تمہارے امام اور تمہارے پدرِ تعلیم کے کلیہ
سے قطعاً واجب کہ تمہارا خدا بھی زنا کرا سکے، ورنہ دیوبندیں چکلہ والی فاحشات اُس پہ قہقہے

- دیوبندی خدا کی چوری پر اوقات

- دیوبندی خدا ایک ہیجڑے کی شکل ہے

اڑائیں گی کہ نکھٹو تو ہمارے برابر بھی نہ ہو سکا، پھر کاہے پر خدائی کا دم مارتا ہے؟ اب آپ کے
خدا میں فرج بھی ضرور ہوئی، ورنہ زنا کاہے میں کرا سکے گا، خنثےٰ خدا کے پجاریو! کیوں سبوح
قدوس کے بندوں سے الجھتے ہو، مورتی پوجن والے ہندو تو ناحق الگ الگ لنگ اور
جلہری بنانے کے سودے میں پڑے ہو، مقدس مدرسہ دیوبند میں آؤ، کہ دونوں علامتیں ایک
ہی معبود میں پاؤ **لطیفہ** تعجب تھا کہ خدا کے لئے آلۂ مردمی ہو، تو اس کے مقابل عورت
کہاں سے آئے گی، اندام زنی ہوا، تو اس کے لائق اُسے مرد کہاں سے ملیگا، کہ اس کی ہر چیز
نامحدود و بے انتہا ہو گی۔ یوں تو ایک خدائن ماننی پڑے گی، جو اس کی وسعت رکھے اور ایک
بڑا اوڈبل خدا ماننا ہوگا جو دوسری ہوس بھر سکے، کیا وہابیہ اب تثلیث[1] کے بھی قائل ہونگے؟
مگر علمائے ذریت شیطان کی پیدائش میں چار قول ذکر کئے ہیں، ازاں جملہ ایک یہ کہ ابلیس
کی ایک ران میں آلت مردمی ہے، دوسری میں علامت زنی، وہ اپنی رانوں کے باہم جماع
سے بارور ہو کر ذریت لاتا ہے، اس قول کے ملاحظہ سے وہ تعجب بھی جاتا رہا، اور تثلیث کی
بھی حاجت نہ ہوئی، اور معلوم ہوا کہ دیوبندی دیوبند کی ٹھٹی یعنی حضرات کا وہ خنثےٰ معبود کون
ہے یہ ابلیس ذوالعلامتین ہے۔ اب اعتراض اٹھ گئے، اور اس پر بڑا قرینہ یہ کہ **گنگوہی**
صاحب نے براہین قاطعہ میں اُس ملعون کے علم کو علم اقدس حضور سید عالم صلے اللہ تعالےٰ
علیہ وسلم سے وسیع تر بتایا، اور یقیناً وہ کہ جس کا علم علمِ محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ
وسلم سے زائد ہو خدا ہی ہے اور اب کاذب بالفعل ماننے کا بھی عقدہ کھل گیا، ابلیس[2] سے
بڑھ کر کون کاذب بالفعل ہوگا، نیز ان کے امام کا یہ کہنا بھی ٹھیک ہو گیا، کہ اس میں ہر
عیب کی گنجائش ہے، اور یہ کلیہ بھی صحیح ہو گیا کہ جو کچھ انسان اپنے لئے کر سکے وہ اپنے لئے کر
سکتا ہے، واقعی کلمات علما میں عجب عجب منافع ہوتے ہیں، دیکھئے ایک ذرا سا پیچ کھلنے

[1] جی ہاں دیوبندی وہابیہ تثلیث کو بھی ممکن عقلی مانتے ہیں۔ نمبر ۱۵ ملاحظہ کیجئے ۱۲

[2] مولانا دیوبندی صاحبوں کا خیال رکھئے اُن کا حق ابلیس کو نہ دینا چاہئے ابلیس نے کس دن کہا تھا کہ میرا علم علم اقدس سے زیادہ ہے کس دن کہا تھا کہ خدا معاذ اللہ بالفعل جھوٹا ہے تو یہ اُس سے بڑھ کر کذ[illegible] ۱۲ [illegible] عفی عنہ

ف امام الوہابیہ نے تنزیہ خدا میں عقائد اہل سنت کو عقائد کفر کے برابر بتایا

ف دیوبندیوں کی یوں مشکل کشائی کہ ان کے یہاں ابلیس کی دونوں علامتیں ہیں

سے کتنے عقدے حل ہو گئے، کیوں دیوبندیو! احسان تو نہ مانو گے، قاہر اعتراضوں کا کیسا جواب بتا دیا کہ ایک ہی سہارے میں بیڑا پار ہے (۱۳) امام الوہابیہ نے اپنی ناقص تحریر جہالت تخمیر افصاح الباطل بنام ایضاح الحق مشہور نام زنگی بر عکس کافور میں تصریح فرمائی، کہ "اللہ عز وجل کو زمان و مکان و جہت سے منزہ ماننا اس کا دیدار بے جہت و محاذات جاننا سب بدعت حقیقیہ کے قبیل سے ہے اگر اسے کوئی دینی عقیدہ سمجھا جائے، خدا کی یہ تنزیہیں اور غیر خدا کو قدیم و ازلی کہنا خدا کو مخلوق بنانے میں بے اختیار ماننا سب کا ایک حکم ہے۔" دیکھو اس کی تحریر خبیث صفحہ ۳۵ و ۳۶ اور اس کے رد میں کوکبۂ شہابیہ صفحہ ۱۲ وغیرہ۔ ظاہر ہے کہ اگر زمان و مکان و جہت کا خدا کو محیط ہونا اس مدہوش کے نزدیک اس کی شان قدوسیت و وجوب وجود کے منافی ہوتا، ضرور ان سے خدا کی تنزیہ کو عقیدۂ دینیہ جانتا جیسا کہ تمام اہلسنت کا ایمان ہے، مگر یہ مردود اسے بدعت حقیقیہ بتاتا اور اس کے معتقد کو ان دو صریح کفروں کے معتقد سے ملاتا ہے، اگر اس کے زعم ملعون میں اس کا معبود بالفعل زمان و مکان و جہت کے گھروندے میں گھرا ہوا نہیں، تو کم از کم گھر سکتا ہے، اور اپنے آپ کو اس مجلس میں مقید کر سکتا ہے، ورنہ اس سے اس کی تنزیہ فرض ہوتی، اور اس کے اس کلیۂ ملعونہ نے اور بھی رجسٹری کر دی، آدمی قادر ہے کہ کسی گز بھر کی گڑھیا میں گر کر اوپر سے پتھر رکھوا کر اپنے آپ کو اس تنگ مکان میں مقید کر لے، ان کا معبود اگر یہ نہ کر سکا، تو آدمی سے قدرت میں گھٹ رہیگا، وہابیو! یہ ہیں تمہارے ممکنات جن پر مسلمان لعنت کرتے ہیں۔ **لطیفہ** وہابیہ کا خدا عجیب ربڑ کی ساخت کا ہے۔ جس میں قیامت کی پھیل سمیٹ ہے۔ انسان تو گز بھر کی گڑھیا میں گھس سکتا ہے، ایک چھوٹی سی چیونٹی سوئی کے ناکے کے برابر سوراخ میں سما جانے پر قادر ہے۔ ان کا خدا جسے یہ اپنی جھوٹی زبان سے اکبر کہتے ہیں، اس اصغر سے اصغر سوراخ میں الوپ ہو سکے گا، ورنہ آدمی در کنار چیونٹی سے بھی قدرت میں گھٹ رہیگا (۱۴) افسوس وہابیہ کا ساختہ خدا کہاں کہاں آدمی کی ریس کرے گا، امکان جہت کی خباثت ان کے معبود کو بے ناچ نچائے نہ چھوڑے گی، ایک رنڈی کہ فاسقوں کی محفل میں رقص کرتی ہے لحظہ لحظہ کس قدر اپنی جہتیں بدلتی ہے، اگر ان کا معبود یوہیں نہ گھوم سکا، تو رنڈی سے بھی گیا

گذرا، اور واقعی بقول در بھنگی صاحب کے تعلیمی باپ محمود الحسن دیو بندی صاحب کے جب یہ کلیہ ہے کہ انسان جو کچھ اپنے لئے کر سکے اُن کا معبود اپنے لئے کر سکتا ہے، تو مشعلچی کی طرح رنڈی کے ساتھ گھومے گا بھی، خود بھی ناچے گا، اور ڈگڈگی بجا کر بندر نچا کر اُسے اپنے پاس گھمائے گا بھی، نٹ کی طرح بانس پر چڑھ کر کلا کھیلے گا، کیا کچھ نہ کر سکے گا۔ ایسے تماشے معبود پر اُف اور اس کے اعجوبہ پرست عابدوں پر تف، مگر سخت عجب یہ ہے، کہ اگر ایک مجلس میں چار رنڈیاں ناچتی ہوں، اور آن واحد میں وہ چاروں جہات مختلفہ کو اپنی سمت بدلیں، ان کا خدا اگر اُس وقت ایک ہی سمت بدل سکا، تو تین رنڈیوں کے فعل پر قادر نہ ہوا، اور اگر آن واحد میں چاروں سمت کو بدلا، تو یہ رنڈیاں تو چار تھیں، انہوں نے ایک ایک جہت بانٹ لی، یہ کہ واحد کہلاتا ہے، کدھر سے اپنے چار ٹکڑے کرے گا، ایک آن میں چار جہتیں کیسے بدلے گا؟ (۱۵) ایک دیو بندی نے کہ در بھنگی صاحب کا عالم معتمد اور دیو بندی دھرم کا منادی مستند ہے، اپنی ادلۂ واہیہ صفحہ ۱۴۲ میں خدا کا جورو بیٹا بھی ممکن مان لیا اور اُس پر دلیل یہ کہ عقلاً محال ہوتا، تو نصاریٰ اتنے بڑے عقلمند ایسے حکیم، ایسے صناع ہیں یہ کیوں مانتے؟ اللہ اللہ ؎

چشم باز و گوش باز و ایں ذکا ؞ خیرہ ام در چشم بندے خدا

طرفہ یہ کہ جورو ماننے کا نصاریٰ پر بھی افترا کر دیا وہ تو کوئی بات جھوٹ سے خالی نہ ہو، دیو بندی صاحب نری جورو نہ کہو خصم بھی پکارو کہ تمہارے معبود کا خنثے ہونا تمہارے امام کا مذہب بتا چکا ہے (۱۶) احمق بے دینو! تم نے یہی جانا کہ افعال عباد کا خالق کون ہے؟ وہ کس کی قدرت سے واقع ہوتے ہیں، بندے کو ظاہری قدرت جو ہے وہ کس محل سے ظہور تعلق فعل ہے، اور کمال کفر پرستی سے اللہ تعالےٰ کا کذب ممکن بنانے کو کل مقدور العبد مقدور الالٰہ کے یہ معنے گڑھ لیئے کہ جو کچھ بندہ اپنے لئے کر سکے خدا اپنے لئے کر سکتا ہے۔ اس لعین مغالطہ ابلیسیہ کا پورا حل داماں باغ سبحٰن السبوح میں دیکھو، اور خدا توفیق دے تو

۱؎ بعینہٖ اسی ملعون دلیل ذلیل سے تین خدا بھی عقلاً ممکن ہو گئے ورنہ اتنے بڑے کاریگر کیسے اس کے قائل ہوتے تف تف تف ۱۲
منہ رحمہ اللہ

اعلیٰحضرت مجدد دین وملت کے دستِ حق پرست پر ایمان لاؤ، مسلمان کہلاؤ، الحمد للہ
امام الوہابیہ وطائفہ وہابیہ کے اس خبیث عقیدۂ ملعونہ کا ردّ تصانیف آستانۂ عالیہ
اعلیٰحضرت مجدد دین وملت میں سبحٰن السبوح میں بھی ہے، کوکبۂ شہابیہ میں بھی ہے، دامانِ
باغ میں بھی ہے، چابک لیث میں بھی ہے، اور اب اس عجالۂ تازہ میں بھی ہے، بفضلہ تعالیٰ
ہر جگہ نیا رنگ، نئے اعتراضات پایئے گا، اور سب بعونہ تعالےٰ اسی محمدی ضیغم کے اپنے
نعرے ہیں، یا اس کے برکات سے اس کے اشبال کے حملے ذالك فضل الله علینا وعلے
الناس ولکن اکثر الناس لا یشکرون ہنوز بہت ابحاث جدیدہ قاہرہ اسی کے متعلق
ذہن میں اور ہیں، مگر مجھے تو یہاں بھی بیس نمبر پر اقتصار منظور لہٰذا صرف ایک وار دربھنگی
صاحب پر اور آتار کر اُن کی اصل دوم کو چھیڑوں (۱۷) ہاں دربھنگی صاحب ہم تمہاری مان لیں
کہ "بے شمار ممکنات کو خارج از قدرت کر دیا" پھر تمہارے دھرم پر کیا قہر ہوا، دو ہی باتیں
کھوگے، یا تو وہ جو کہہ چکے کہ عجز کا دھبا لگایا، یا یہ کہ ان اللہ علےٰ کل شیٔ قدیر کا خلاف
کیا، دونوں تمہارے یہاں شیر مادر ہیں۔ اول تو یوں کہ تمہارا امام ہر عیب و نقصان کا امکان
مان گیا، اور یہ خود عیب ہے۔ تو اس کا معبود عیبی بالفعل ہوا، عجز بھی ایک عیب ہی ہے
پھر انہم بر علم۔ اور دوم یوں کہ گنگوھی مت جس پہ ایک اکیلے تم دربھنگی جیوٹ سپنے
سے مصرو مقر ہوئے، جب اس میں اس کا خدا کاذب بالفعل ہے کہ وقوع کذب کے معنی
درست ہو گئے، تو معاذ اللہ جھوٹے کی بات سے سند کیا لانی، اس نے یہ بھی جھوٹ ہی
لکھ دیا ہو گا الا لعنۃ اللہ علے الظّٰلمین ۰ (۱۸) دربھنگی صاحب نے اپنی دوسری اصل
یہ بتائی "ہم شرک فی الذات و فی الصفات دونوں کو ناجائز سمجھتے ہیں اور آپ شرک فی الصفات
کو جزوِ ایمان جان کر فرق بالذات اور بالعرض کو باعث غفران خیال کرتے ہیں" اقول واقعی
دیوبند کمیٹی میں لعنۃ اللہ علے الکاذبین کا قرآن مجید سے نکال ڈالنا پاس ہو لیا ہو گا، یا یہ
ٹھہری ہو گی، کہ کاذب بالفعل کی بات کا کیا اعتبار، اے مشرکو! اہلسنت کی توحید کا ایک
چھینٹا تم پر پڑ جائے، تو پاک ہو جاؤ، اعلیٰحضرت مجدد دین وملت نے اپنی تصانیف علیہ
میں آیات قرآن عظیم سے ثابت فرمایا ہے، کہ مولےٰ عزوجل کا اصلا کوئی شریک نہیں ہو سکتا

ت جو نکتہ اصل کے مقابل اسی کی جوتی اسی کے سر

ط دربھنگی کا اصلا افترائے خبیث

نہ اُس کی ذات میں، نہ صفات میں، نہ اسما میں، نہ افعال میں، نہ احکام میں، نہ مُلک میں، نہ مِلک میں، نہ کسی بات میں، ہاں مشرک کون ہے؟ تمہارا امام، تمہارے تعلیمی باپ، چچا، دادا اور تم سب، جب تو افعالِ انسانی کو قدرتِ الٰہی سے خارج مان کر خاص قدرتِ انسانی سے واقع ہونا جانتے، اور وزن برابر کرنے کے لئے کہ اُس کی قدرت انسانی قدرت سے گھٹ نہ جائے اُن تمام شناعتوں کے امثال خود اپنے خدا میں واقع ہوسکنا بگھارتے ہو، مبارک ہو، ایک یہی جملہ تھا جو تمہاری دونوں اصلوں کو تباہ کرگیا، معلوم ہُوا، کہ تمہیں مشرک ہو، اور تمہیں نے بیشمار ممکنات یعنی جملہ افعالِ عباد کو قدرتِ الٰہی سے خارج کر دیا، اُن کی نظیر اپنے میں کرسکا، تو یہ نظیر یہ قدرت ہوئی، نہ اُس عین پہ، مگر ہے یہ کہ خدا جب دین لیتا ہے عقل پہلے چھین لیتا ہے (۱۹) تم اللہ عز وجل کو علیم وسمیع وبصیر وحی جانتے ہو یا نہیں، اگر نہیں تو کافر ہو، اور اگر ہاں تو انسان کو بھی اُس کی عطا سے علم وسمع وبصر وحیات ملنا۔ اور ان اوصاف سے متصف ہونا حق وصدق مانتے ہو، یا کذب وباطل، برتقدیر ثانی، پھر کافر اور صدہا آیاتِ قرآنیہ کے منکر ہو۔ قال تعالیٰ وبشروہ بغلام علیم وقال تعالیٰ وعلمنٰہ من لدنا علما ہ وقال تعالیٰ وانہ لذو علم لما علمنٰہ وقال تعالیٰ علمک مالم تکن تعلم وقال تعالیٰ علم الانسان مالم یعلم ؛ وقال تعالیٰ والذین اوتوا العلم درجٰت وقال تعالیٰ ان یعلمہ علمٰؤبنی اسرائیل وقال تعالیٰ وفوق کل ذی علم علیم وقال تعالیٰ ومن عندہ علم الکتٰب وقال تعالیٰ وقال الذی عندہ علم من الکتاب وقال تعالیٰ یعلمھم الکتاب والحکمۃ وقال تعالیٰ وعلمکم مالم تکونوا تعلمون ہ وقال تعالیٰ فجعلنٰہ سمیعًا بصیرا ہ وقال تعالیٰ وجعل لکم السمع والابصار والافئدۃ وقال تعالیٰ اسمع بہم وابصر وقال تعالیٰ یخرج الحی من المیت ویخرج المیت من الحی ویحیی الارض بعد موتہا وکذٰلک تخرجون ہ وقال تعالیٰ جعلنا من الماء کل شیء حی وقال تعالیٰ اومن کان میتا فاحیینٰہ وقال تعالیٰ یحیی من حی عن بینۃ وقال تعالیٰ بل احیاء عند ربہم، آیات میں بھی مبیّن ہی پر اقتصار کروں کہ اسی عدد کا التزام ہے، برتقدیر اول تم مشرک فی الصفات ہوئے یا نہیں نہ کیوں، حالانکہ خدا کو بھی علیم وسمیع وبصیر وحی مانا اور بندوں کو بھی علیم وسمیع وبصیر وحی جانا

... بعثنی اور اُس کے سب بزرگ جو ذکر کئے گئے خود اُنہی کے موافق مشرک ہیں

اگر کہئے مثلاً حیات الٰہی بذاتِ خود ازلی ابدی ہے، واجب الثبوت ہے، ممتنع الزوال ہے، حیات بندہ عطائے خدا ہے، حادث متناہی ممکن الثبوت جائز العدم ہے، تو یہ وہی بالذات وبالعرض کا فرق ہوا، اتنے پر تمہارے نزدیک شرک فی الصفات نہیں مٹتا، پھر کیا سبب تم مشرک نہ ہو، ہو اور ضرور ہو، بالذات وبالعرض کا ایک لفظ دیکھ لیا، اور نہ جانا کہ اس کے لئے عرض عریض ہے، یہ تمام تفرقے اور صدہا اور جس قدر اس منشاء جلیل سے ناشی ہوں سب انہیں دو لفظوں میں داخل ہیں یعنی ذاتی وعطائی، یا تمہاری تعبیر میں بالذات وبالعرض (۲۰) ذرا سارا دیوبندی کنبا مع ایڈیٹر اے ایچ وغیرہ حمائتیاں جڑ کر بتاؤ کہ ہر صفت خاص ہے یا بعض، وعلیٰ کل خصوص خاص من حیث المنشا ہے یا من حیث المتعلق، علی الثانی، من حیث الاطلاق یا علی الاطلاق، بہر نہج ثبوت دو کہ تمہارے خصم نے خاص من حیث الخصوص کو شرک کہا فان لم تفعلوا ولن تفعلوا فاتقوا النار التی وقودھا الناس والحجارۃ اعدت للکٰفرین ۝ وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون ۝ صاحب ایڈیٹر اسنہ ایچ تم بھی اصول ومقاصد حسام الحرمین شریف سے جان بچاکر براہ مکاری یہی دو اصلیں لے دوڑے تھے، اب تم نے دیکھا کہ تمہاری اور تمہارے لنگوٹیا یار دربھنگی دونوں کی اصلوں میں خطا ہے، اور نہ ایک خطا دو خطا بلکہ بے شمار خطا، ذرا تم بھی دیوبندی کنبے کے ساتھ کان پھٹپھٹا کر حجارۃ من سجیل کی بارش کھوپڑیات شریفہ پر لینے کے لئے مستعد ہو جاؤ، کیوں اللہ کی ملائی جوڑی ضربتِ مرداں دیدی مزۂ

مناظرہ چشیدی ھل ثوب الکفار ما کانوا یفعلون

وقطع دابر الذین کفروا وقیل بعدا للقوم

الظّٰلمین والحمد للہ

رب العٰلمین

تصحیح کردہ مفتی اعجاز الرضوی البریلوی